عرب جمہوریہ مصر 13 جمادی الآخرۃ 1441ھ

وزارت اوقاف 7 فروری 2020ء

# ایمان کے فوائد و ثمرات

اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کے ہر نیک عمل پر اچھے ثمرات مرتب کئے ہیں، اور ایمان ان اعمال میں سے ہے جس کے اچھے ثمرات انسان اور معاشرے دونوں کو نصیب ہوتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایمان کی حقیقت کو بیان فرمایا ہے جو کہ ایک بندہ مومن کے دل میں راسخ ہونا چاہیے، آپ علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال کی تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ "تم اللہ تعالی پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، روزِ آخرت پر، اور اچھی اور بری قدر پر ایمان لاؤ، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: تم نے سچ کہا"، ایمان محض زبان سے ادا کئے جانے والے لفظ کا نام نہیں ہے، بلکہ ایمان دل سے یقین رکھنے، زبان سے اقرار کرنے اور اعضائے بدنیہ سے عمل کرنے کا نام ہے، ایمان وہ ہے جو دل میں راسخ ہو جائے اور اللہ تعالی کے اوامر کی اتباع اور نواہی سے اجتناب کرنے سے عمل اس کی تصدیق کرے۔

جس وقت امام حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا تم مومن ہو؟ تو آپ نے کہا: ایمان دو طرح کے ہیں، اگر تو تم اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، جنت، حشر نشر اور حساب کتاب پر ایمان رکھنے کے بارے میں پوچھ رہے ہو تو میں مومن ہوں، اور اگر تم اللہ تعالی کے اس فرمان کے بارے میں پوچھ رہے ہو کہ **{إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ * الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ * أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً}** "بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالی کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے

ہیں۔جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں"۔

تو مجھے نہیں علم کہ میں ان میں سے ہوں یا نہیں ؟۔

حقیقی ایمان جب دل میں راسخ ہو جائے اور نفس پر غالب آ جائے تو پھر قلوب واذہان، فرد اور معاشرے پر اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہوتے ہیں، درج ذیل سطور میں ہم ایمان کے چند ثمرات بیان کرتے ہیں :

☆ **حسنِ خلق :** ایمان انسان میں حسنِ خلق جیسی صفت پیدا کرتا ہے، کیونکہ ایمان اور امانتداری دو جڑوی چیزیں ہیں، جو کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اس شخص کا ایمان ہی نہیں ہے جس کے پاس امانتداری نہیں، اور اس شخص کا دین ہی نہیں ہے جو عہد کی پاسداری نہیں کرتا"، اسی طرح ایمان اور حیا بھی لازم وملزوم ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ایمان اور حیا دونوں ایک ساتھ ہوتے ہیں، جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے"، اسی طرح ایمان اور سچائی لازم وملزوم ہیں، صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے ؟آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا (ہاں)، عرض کی گئی کہ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے ؟،آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا (ہاں)، پھر عرض کی گئی کہ کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے ؟،آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا (ہرگز نہیں)، بعض علماء نے ایمان کی تعریف ہی سچائی کی ہے، انہوں نے کہا : حقیقی ایمان یہ ہے کہ تو اپنی ذات پر سچ بولنے کے نقصان ہونے کا یقین ہونے کے باوجود سچ بول، اور اپنی ذات کے لئے جھوٹ بولنے کا فائدہ ہونے کا یقین ہونے کے باوجود جھوٹ نہ بول، اگر تمہیں کہیں اچھے اخلاق نظر آتے ہیں تو یہ حقیقی ایمان کے ثمرات ہیں، مومن ہمیشہ اچھی بات کہتا ہے جو فتنہ وفساد، تباہی وبربادی اور تخریب کاری کی بجائے اصلاح، اور تعمیر وترقی کا باعث بنتی ہے، کیونکہ ہمارا دین اخلاقیات، اصلاح اور تعمیر وترقی کا دین ہے،جو شخص اخلاق میں تجھ سے بہتر ہے وہ درحقیقت دین میں تجھ سے بہتر ہے۔

☆**اطمئنان وو قار:** جب ایمان انسان کے دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو اس کا ثمر یہ نصیب ہوتا ہے کہ اس کا دل اطمئنان اور یقین ورضا کی دولت سے مالامال ہو جاتا ہے، اور اسے دنیا وآخرت کی سعادت مل جاتی ہے، حقیقی مومن اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتا ہے جو کچھ اسے ملا ہے وہ اسے ہر صورت مل کر رہنا تھا، اور جو اسے نہیں ملا وہ اس کے نصیب میں ہی نہیں تھا، اور یہ چیز انسان کو خوشحالی کے وقت شکر ادا کرنے اور تنگی کے وقت صبر کرنے کے مقام پر فائز کر دیتی ہے، اور وہ اس بات پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ اللہ کا ہر فیصلہ اس کے لئے بہتر ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **{وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ}** "جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے"۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "بندہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا سارا معاملہ ہی خیر پر مبنی ہے، یہ بندہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہے، اگر اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے، اور یہ اس کے لئے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تنگی پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے"۔

☆**ایمان کے ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایمان انسان کو گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرنے سے محفوظ رکھتا ہے:**
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زانی جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، اور انسان جب شراب پی رہا ہوتا ہے تو ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، اور جب وہ کوئی سامان چوری کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں تو وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا"

اسی طرح حقیقی مومن اپنے آپ کو ہر اس چیز سے دور رکھتا ہے جو دوسرے کے جذبات کے لئے تکلیف کا باعث بنے جیسا کہ لوگوں کا مذاق اڑانا، ان کے بارے میں برا گمان رکھنا وغیرہ، ارشاد باری تعالی ہے: **{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ}** "اے ایمان والو! مرد دوسرے مرد کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور

نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں"۔

**{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ}** " اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"۔

ایمان انسان کو حسنِ ظن جیسی خوبی سے مزین کر دیتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **{لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ}** " اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے"۔

☆ **اللہ کی نصرت وتائید کا حصول:** سچا ایمان بندہ مومن کو اللہ کی معیت نصیب کر دیتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **{وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ}** " اور بیشک اللہ تعالی مومنوں کے ساتھ ہے"۔

اور اللہ کی معیت نصرت و تائید کا تقاضہ کرتی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ}** " اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا"۔ **{ إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ}** " یقینا ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے"۔ **{وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ}** " ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے"۔ **{الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ * فَانقَلَبُواْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُواْ رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو**

**فَضْلٍ عَظِيمٍ}** "اور وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، انہوں نے اللہ تعالی کی رضامندی کی پیروی کی، اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے"۔

**☆ایمان کے ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی لوگوں کے دلوں میں بندہ مومن کی محبت پیدا کر دیتا ہے:** آپ دیکھیں گے کہ حقیقی مومن بڑا شفیق اور نرم مزاج ہوتا ہے، لوگوں کے درمیان الفت پیدا کرتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا}** "بیشک جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے ان کے لئے رحمٰن محبت پیدا کر دے گا"۔

جب بندہ مومن سچے دل سے اللہ کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالی اپنی مخلوق کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے، حدیث قدسی ہے کہ: "جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو نداء دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تو بھی اس سے محبت کر، پس جبریل اس سے محبت کرنے لگتا ہے، اور جبریل آسمان والوں میں منادی کر دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، اور پھر زمین میں اسے مقبولیت دی جاتی ہے"۔

اسی طرح حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: " میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں ضرور اسے وہ عطا کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں ضرور اس کو پناہ دوں گا"۔

☆**اسی طرح ایمان غم، پریشانیاں اور تکلیفیں دور کرنے کا سبب ہے:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے خبر نہ دوں کہ جب تم میں سے کسی شخص پر دنیا کی کوئی پریشانی یا تکلیف آ جائے تو اس کے ذریعے دعا مانگے اللہ اس کی تکلیف کو دور کر دے گا؟" عرض کی گئی، جی ہاں، اللہ کے رسول، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "وہ چیز یونس علیہ السلام کی یہ دعا ہے: لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین"، اس دعا کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا: {**فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ**}" ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں"۔

**برادرانِ اسلام:**

ایمان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ معاشرتی امن و امان کا باعث بنتا ہے، جب حقیقی مومن کے دل میں ایمان راسخ ہو جاتا ہے تو وہ امن و سلامتی کا مرکز بن جاتا ہے، لوگ اپنی جان و مال اور عزت و ناموس کے بارے میں اس سے بے خوف ہو جاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال اور عزت کے بارے میں بے خوف ہوں"، پر امن لوگوں کو خوفزدہ کرنا اور ان پر ظلم کرنا مسلمانوں کے اخلاق نہیں ہیں، اگرچہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا، جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے"۔

جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے، یا اس کے بھوکا ہونے کا علم ہونے کے باوجود خود پیٹ بھر کر سوئے، نبی کریم نے اس کے کامل مومن ہونے کی نفی کی ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ: "اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، عرض کی گئی، اے اللہ کے رسول کون مومن نہیں ہے؟، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام

نے فرمایا: " وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو اپنے پہلو میں اپنے پڑوسی کے بھوکا ہونے کا علم ہونے کے باوجود اپنا پیٹ بھر کر سوئے "۔

حقیقی ایمان بندہ مومن کو نیک اعمال کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتا ہے، یہ مومن کے اخلاق کی اصلاح کرتا ہے، اور اس کا اثر اس کے طرزِ عمل، اس کے روزمرہ کے معاملات اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ تعامل میں ظاہر ہوتا ہے، وہ اللہ تعالی کی رضا کی خاطر انسانوں، جانوروں اور جمادات کے لئے باعث رحمت بن جاتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **{وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا * إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا}** " اور اللہ تعالی کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ تم تو تمہیں صرف اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری"۔

ایمان کا سب سے بڑا پھل اللہ تعالی کا آخرت میں مومنوں کے لئے تیارہ کردہ اجرِ عظیم اور دائمی نعمتیں ہیں، ارشاد خداوندی ہے: **{ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ}** " بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ان کے مقصد تک پہنچائے گا ان کے نیچے جنت کے باغوں میں نہریں جاری ہوں گی"۔

**{وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ}** " اور ان لوگوں کو خوشخبری سنادو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے کہ ان کے لئے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی"۔

**{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ}** " اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہی جنتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے "۔ **{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا}** " یقینا جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل

کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے "۔ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا * خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا} " بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے یقینا ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔ یہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ نہیں ہوگا"۔

اور حدیث قدسی میں کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے : "میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی { فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ } " کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے"۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اعتقاد، اور قول وفعل سے ایمان کو ثابت کریں تاکہ رحمدلی، باہمی تعاون، سچائی، حیا، سخاوت اور پاکدامنی جیسے اعلی اخلاق عام ہوں، ہم جھوٹ، ملاوٹ، خیانت، غیبت، چغلی، بے حیائی، ظلم اور دوسروں کی آبروریزی جیسے گھٹیا اخلاق سے دور ہوں، اور ہم اپنی جانوں کی حفاظت، اپنے مال کے حقوق اور اپنے وطن کی عزت وناموس کی حفاظت کریں۔

**اے اللہ ! ہمارے اخلاق کو اچھا بنادے، ہمارے عالم اسلام کی حفاظت فرما،**

**اور ہمیں ہر اس کام کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند ہے اور تیری رضا کا باعث ہے۔آمین**